عمار کا قتل

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا قتل جنگ صفین میں ہوا. کہا جاتا ہے کہ اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی. بخاری کی ایک روایت ہے (**جو صحیح البخاری کے تمام نسخوں میں نہیں ہے**) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ويح عمار، تقتله الفئة الباغية، يدعوهم إلى الجنة، ويدعونه إلى النار» قال: يقول عمار: أعوذ بالله من الفتن

اے عمار تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا تم ان کو جنت کی طرف بلاؤ گے اور وہ تم کو اگ کی طرف[50]

صحيح البخاري : كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ (بَابُ مَسْحِ الغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) صحیح بخاری: کتاب: جہاد کا بیان

(باب : اللہ کے راستے میں جن لوگوں پر گرد پڑی ہو ان کی گرد پونچھنا)

2812

. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ المَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الغُبَارَ، وَقَالَ: «وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ»

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا‘ کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی‘ کہاہم سے خالد نے بیان کیا عکرمہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے اور (اپنے صاحبزادے) علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونوں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے احادیث نبوی سنو ۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے‘ اس وقت ابو سعید رضی اللہ عنہ اپنے (رضاعی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے‘ جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور (چادر اوڑھ کر) گوٹ مارکر بیٹھ گئے‘ اسکے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی اینٹیں (ہجرت نبوی کے بعد تعمیر مسجد کیلئے) ایک ایک کرکے ڈھورہے تھے لیکن عمار رضی اللہ عنہ دودو اینٹیں لارہے تھے‘ اتنے میں نبی کریمم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار کو صاف کیا پھر فرمایا

افسوس ! عمار کو ایک باغی جماعت مارے گی‘ یہ تو انہیں اللہ کی (اطاعت کی) طرف دعوت دے رہا گا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے[51]
-

خالد بن مہران الحذاء نے کہا کہ عکرمہ مولی ابن عباس[52] نے کہا کہ
عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ
ابن عباس نے عکرمہ اور علی بن عبد اللہ بن عباس کو کہا کہ ابو سعید کے پاس جاؤ

خالد بن مہران الحذاء بصری مدلس ہے اور آخری عمر میں اختلاط کا شکار تھے

یہ مختلف فیہ ہے میزان الاعتدال کے مطابق
قال أحمد: ثبت.

وقال ابن معين والنسائي: ثقة.

وأما أبو حاتم فقال: لا يحتج به.

احمداور ابن معین اور نسائی نے ثقہ کہا ہے جبکہ ابی حاتم کہتے کہ یہ نہ قابل دلیل ہے
یعنی بغداد والوں نے ثقہ کہا ہے
اس کے شہر کے لوگ یعنی بصریوں میں حماد بن زید ، ابن علية اور شعبہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اسی طرح نیشاپور والوں نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے
وقال يحيى بن آدم: قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: مَا لِخَالِدٍ الْحَذَّاءِ فِي حَدِيثِهِ؟ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا قَدْمَةً مِنَ الشَّامِ، فَكَأَنَّا أَنْكَرْنَا حِفْظَهُ.
بصرہ کے حماد بن زید کہتے کہ خالد جب شام سے آیا تو ہم نے اس کے حافظہ کا انکار کیا
كتاب إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال از مغلطاي کے مطابق
قال شعبة: خالد يشك في حديث عكرمة عن ابن عباس
شعبہ نے کہا کہ خالد کو عکرمہ کی ان کی ابن عباس سے حدیث پر شک رہتا تھا
واضح رہے کہ صحیح بخاری کی یہ روایت اسی سند سے ہے
یعنی خالد کے ہم عصر محدثین اس کی روایات کو رد کر رہے تھے لیکن ۱۰۰ سال بعد میں بغداد والوں نے اس کو ثقہ قرار دیا

مسلم کی حدیث ہے

وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ - قَالَ عُقْبَةُ: حَدَّثَنَا، وقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا - غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَمَّارٍ: "تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

دوسری سند ہے

وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِمَا، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

تیسری سند ہے

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ"

کتاب الثقات از ابن حبان کے مطابق

خَيْرَةُ مَوْلَاةُ أم سَلَمَةَ وَالِدَةُ الْحَسَنِ بن أبي الْحسن يروي عَنْهَا ابْنهَا الْحسن بن أبي الْحسن عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فِي عَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

خَيْرَةُ مَوْلَاةُ أم سَلَمَةَ، حسن بصری کی والدہ ہیں

امام احمد کے نزدیک، صحیح مسلم کی سند معلول ہے اس کا ذکر وہ مسند میں کرتے ہیں پہلے یہی مسلم کی سند لاتے ہیں پھر ابن سیرین کی بات نقل کرتے ہیں

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: مَا نَسِيتُ قَوْلَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُعَاطِيهِمُ اللَّبَنَ، وَقَدْ اغْبَرَّ شَعْرُ صَدْرِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيرَ خَيرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ» قَالَ: فَرَأَى عَمَّارًا، فَقَالَ: «وَيْحَهُ ابْنُ سُمَيَّةَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ: عَنْ أُمِّهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَمَا إِنَّهَا كَانَتْ تُخَالِطُهَا، تَلِجُ عَلَيْهَا

محمّد ابن سِيرِينَ نے پوچھا کہ حسن نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا جی یا تو یہ اختلاط ہے یا اس میں کچھ اور بات مل گئی ہے

کتاب العلل ومعرفة الرجال از عبدلله کے مطابق

حَدثنِي أبي قَالَ حَدثنَا مُحَمَّد بن أبي عدي عَن بن عون قَالَ فَذكرته لمُحَمد فَقَالَ عَن أمه قلت نعم قَالَ أما أَنَّهَا قد كَانَت تخالطها تلج عَلَيْهَا يَعْنِي حَدِيث الْحسن عَن أمه عَن أم سَلمَة فِي عمار تقتله الفئة الباغية

احمد کہتے ہیں میں نے محمّد بن سیرین سے ذکر کیا محمّد ابن سِيرِينَ نے پوچھا کہ حسن نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا جی یا تو یہ اختلاط ہے یا اس میں کچھ اور بات مل گئی ہے

مسند احمد میں امام احمد یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں

قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَ: «عَنْ أُمِّهِ؟ أَمَا إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ تَلِجُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ»

احمد کہتے ہیں میں نے اس کا ابن سیرین سے ذکر کیا انہوں نے کہا (حسن) اپنی ماں سے روایت کیا ؟ بے شک انہوں نے (حسن کی والدہ) نے ام المومنین کی بات گڈمڈ کر دی

قاتل صحابی رسول تھا

مسند احمد کی ایک روایت ہے

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ، وَكُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ، عَنْ أَبِي غَادِيَةَ، قَالَ: قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُخْبِرَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ قَاتِلَهُ، وَسَالِبَهُ فِي النَّارِ»، فَقِيلَ لِعَمْرٍو: فَإِنَّكَ هُوَ ذَا تُقَاتِلُهُ، قَالَ: إِنَّمَا قَالَ: قَاتِلَهُ، وَسَالِبَه.

كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ کہتا ہے کہ أَبِي غَادِيَةَ (رضی الله عنہ)، عمرو بن العاص (رضی الله عنہ) کے پاس پہنچے اور ان کو بتایا کہ عمار (رضی الله عنہ) شہید ہو گئے

ایک روایت میں ہے کہ ابو الغادیہ رضی الله عنہ نے عمار رضی الله عنہ کو عثمان رضی الله عنہ پر سب و شتم کرتے سنا اس لئے قتل کیا

وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: ثَنَا كُلْثُومُ بن جبر، عن أبي الغادية قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَشْتِمُ عُثْمَانَ، فتوَعَّدْتُهُ بِالْقَتْلِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ طَعَنْتُهُ، فوقع، فقتلته

ان دونوں کی سند میں كُلْثُومُ بْنُ جَبْر المتوفی ۱۳۰ ھ ہے . احمد اس کو ثقہ جبکہ النسائي ليس بالقوى ، قوی نہیں کہتے ہیں

ابن حجر نے لسان المیزان ج ۳ ص ٤٠ میں ایک روایت الحسن بن دینار کے واسطے سے نقل کی ہے کہ عمار کو ابو الغادیہ رضی الله عنہ نے قتل کیا ، لیکن کہا ہے کہ یہ متروک راوی ہے

طبقات ابن سعد میں بھی ایک روایت ہے کہ ابو الغادیہ نے عمار کا قتل کیا لیکن اس کی سند میں واقدی ہے لہذا روایت ضعیف ہے

أَبِي غَادِيَةَ يَاسِرُ بْنُ سَبْعٍ، مَدَنِيٌّ صحابی رسول ہیں ان کے اس قتل میں شامل ہونے کی ایک روایت بھی صحیح نہیں- لیکن پھر بھی بعض محقیقن (الذھبی وغیرہ) نے ان پر یہ الزام لگایا ہے جو ہمارے نزدیک محتاج دلیل ہے-

ایک مفرط اہل حدیث عالم زبیر علی زئی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں

ابو الغادیہؓ کا سیدنا عمار بن یاسرؓ کو جنگِ صفین میں شہید کرنا ان کی اجتہادی خطا ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر العسقلانی نے اشارہ کیا ہے ۔ دیکھئے الاصابۃ (۱۵۱/۴ ت ۸۸۱، ابو الغادیۃ الجہنی) وما علینا إلا البلاغ (۵ رمضان ۱۴۲۷ھ

معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے تبصرے

مسند احمد کی روایت ہے

حدثنا يزيد أَخبرنا العوَّام حدثني أسْوَد بن مسعود عن حنظَلة بن خُويلد العَنَزِي قال: بينما أَنا عند معاوية، إذْ جاءَه رجلان يختصمانِ في رأس عَمّار، يقول كل واحد منهما: أنا قتلتُه، فقال عبد الله ابن عمرو: لِيَطِبْ به أحدكما نَفْساً لصاحبه، فإني سمعت رسول الله -صلي الله عليه وسلم - يقول: "تقتلَه اَلفئة الباغية"، قال معاوية: فما بالُك معنا؟!، قال: إن أبي شكاني إلى رسول الله -صلي الله عليه وسلم -، فقال: "أَطِعْ أباك ما دام حياً ولا تَعْصه"، فأنا معكم، ولستَ أقاتل.

خنظلہ بن خویلد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا دو آدمی ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا ہے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تمہیں چاہئے ایک دوسرے کو مبارکباد دو کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر آپ ہمارے ساتھ کیا کر رہے ہواے عمرو! اپنے اس دیوانے سے ہمیں مستغنی کیوں نہیں کر دیتے ؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری شکایت کی تھی اور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تھا زندگی بھر اپنے باپ کی اطاعت کرنا اس کی نافرمانی نہ کرنا اس لئے میں آپ کے ساتھ تو ہوں لیکن لڑائی میں شریک نہیں ہوتا۔
اس کے راوی أسود بن مسعود کے لئے الذهبی میزان میں لکھتے ہیں حنظلة سے روایت کی ہے، لا يدري من هو، میں نہیں جانتا کون ہے . لہذا **ضعیف روایت** ہے
دوسری روایت ہے مسند احمد ۔ جلد ہفتم ۔ حدیث 891 عمروبن عاص رضی اللہ عنہ کی مرویات
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَهْدَى إِلَى نَاسٍ هَدَايَا فَفَضَّلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ
حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو ہدایا اور تحائف بھیجے، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ بڑھا کر پیش کیا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔
راقم کہتا ہے یہ مجھول شخص رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ کی روایت کردہ ہے ضعیف ہے
تیسری روایت ہے: مسند احمد ۔ جلد سوم ۔ حدیث 1996 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مرویات
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ إِنِّي لَأَسِيرُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي مُنْصَرَفِهِ مِنْ صِفِّينَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَا أَبَتِ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَمَّارٍ وَيْحَكَ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لِمُعَاوِيَةَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ هَذَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَزَالُ تَأْتِينَا بِهَنَةٍ أَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ الَّذِينَ جَاءُوا بِهِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ

حضرت بن حارث کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ و رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے فارغ ہو کر آ رہے تھے تو میں ان کے اور حضرت عمروبن عاص رضی اللہ عنہ کے درمیان چل رہا تھا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد سے کہنے لگے اباجان کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سناکہ افسوس! اے سمیہ کے بیٹے تجھے ایک باغی گروہ قتل کردے گا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اس کی بات سن رہے ہیں ؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے تم ہمیشہ ایسی ہی پریشان کن خبریں لے آنا کیا ہم نے انہیں شہید کیاہے ؟ انہوں تو ان لوگوں نے ہی شہید کیا ہے جو انہیں لے کر آئے تھے۔

راقم کہتا ہے اس کی سند میں عبد الرحمن بن زياد بن أنعم الإفريقي ہیں ان کو قال ابن حبان كان يدلس کہ یہ تدلیس کرتے ہیں. امام احمد ليس بشيء کوئی چیز نہیں اور لا تکتب اس کی حدیث نہ لکھو کہتے ہیں لہذا یہ روایت بھی ضعیف ہے

چوتھی روایت ہے مسند احمد ۔ جلد نہم ۔ حدیث 1942 حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

حَدَّثَنَا يُونُسُ وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا زَالَ جَدِّي كَافًّا سِلَاحَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ بِصِفِّينَ فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

محمد بن عماره کہتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن اپنی تلوار کو نیام میں روکے رکھا لیکن جس جنگ صفین میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی اور اتنا لڑے کہ بالآخر شہید ہوگئے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

راقم کہتا ہے حدیث کی سند میں أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ہے سند میں أبو معشر نَجِيح بن عبد الرحمن السندي المدني- ضعیف ہے

پانچویں روایت ہے مسند احمد ۔ جلد ہفتم ۔ حدیث 903 حضرت عمروبن عاص رضی اللہ عنہ کی مرویات

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا يُرَجِّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا شَأْنُكَ قَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ دُحِضْتَ فِي بَوْلِكَ أَوَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا أَوْ قَالَ بَيْنَ سُيُوفِنَا

محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اناللہ پڑھتے ہوئے گھبرا کر اٹھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تو شہید ہوگئے ، لیکن تمہاری یہ حالت؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم اپنے پیشاب میں گرتے، کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے خود قتل کیا ہے، وہی انہیں لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے درمیان لا ڈالا ۔

راقم کہتا ہے روایت میں ہے کہ محمّد بن عمرو بن حزم کہتے ہیں عمرو بن العاص کے پاس عمرو بن حزم داخل ہوئے اور بتایا کہ عمار قتل ہوئے جبکہ کتاب الإصابة في تمييز الصحابة کے مطابق

قال أبو نعيم: مات في خلافة عمر، كذا قال إبراهيم بن المنذر في الطبقات

أبو نعیم کہتے ہیں ان (عمرو بن حزم) کا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال ہوا اور ایسا ہی إبراهيم بن المنذر نے الطبقات میں کہا ہے

چھٹی روایت ہے : مسند احمد ۔ جلد ششم ۔ حدیث 2505 حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ كُنَّا بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو الْغَادِيَةِ اسْتَسْقَى مَاءً فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ مُفَضَّضٍ فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا شَكَّ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَإِذَا رَجُلٌ يَسُبُّ فُلَانًا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْكَ فِي كَتِيبَةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِهِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ قَالَ فَفَطِنْتُ إِلَى الْفُرْجَةِ فِي جُرُبَّانِ الدِّرْعِ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ وَأَيَّ يَدٍ كَفَتَاهُ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ وَقَدْ قَتَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ

کلثوم بن حبر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ شہر واسط میں عبدالاعلی بن عامر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران وہاں موجود ایک شخص جس کا نام ابوغادیہ تھا نے پانی منگوایا، چنانچہ چاندی کے ایک برتن میں پانی لایا گیا لیکن انہوں نے وہ پانی پینے سے انکار کردیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ حدیث ذکر کی کہ میرے پیچھے کافر یا گمراہ نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اچانک ایک آدمی فلاں (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کو) کو گالیاں دینے لگا، میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے لشکر میں مجھے تیرے اوپر قدرت عطاء فرمائی (تو تجھ سے حساب لوں گا) جنگ صفین کے موقع پر اتفاقا میرا اس سے آمنا سامنا ہوگیا، اس نے زرہ پہن رکھی تھی، لیکن میں نے زرہ کی خالی جگہوں سے اسے شناخت کرلیا، چنانچہ میں

نے اسے نیزہ مار کر قتل کردیا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو حضرت عمار بن یاسر تھے، تو میں نے افسوس سے کہا کہ یہ کون سے ہاتھ ہیں جو چاندی کے برتن میں پانی پینے پر ناگواری کا اظہار کر رہے ہیں جبکہ انہی ہاتھوں نے حضرت عمار کو شہید کردیا تھا

راقم کہتا ہے مسند احمد کی اس روایت کا ذکر كتاب أطراف الغرائب والأفراد من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم للإمام الدارقطنى میں ابن القيسراني (المتوفى: 507هـ) نے کیا ہے

حَدِيث: كُنَّا بواسط / الْقصب ... الحَدِيث.وَفِيه لَا ترجعوا بعدِي كفَّارًا ... الحَدِيث.

غَرِيب من حَدِيث ابْن عون عَن كُلْثُوم بن جبر، تفرد بِهِ ابْن أبي عدي عَنهُ.

ابن القيسراني (المتوفى: 507هـ) کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس میں ابن ابی عدی کا تفرد ہے یہ بھی مختلف فیہ ہے میزان الاعتدال کے مطابق

قال أبو حاتم - مرة: لا يحتج به.

ابو حاتم نے کہا اس سے دلیل مت لینا

اس روایت کے مطابق عمار بن یاسر رضی الله عنہ فلاں کو گالیاں دے رہے تھے یہاں فلاں سے مراد عثمان رضی الله عنہ ہیں جبکہ راقم کہتا ہے یہ ممکن نہیں کہ عمار رضی الله عنہ ایسی حرکت کرتے

ساتویں روایت ہے ابن القيسراني (المتوفى: 507هـ) کی کتاب ذخيرة الحفاظ (من الكامل لابن عدي) کے مطابق اس کی ایک اور سند ہے

حَدِيث: قَاتل عمار فِي النَّار. رَوَاهُ الْحسن بن دِينَار: عَن كُلْثُوم بن جبر الْمرَادِي، عَن أبي الغادية قَالَ: سَمِعت رَسُول الله - صلى الله عَلَيْهِ وَسلم - وَهُوَ الَّذِي قتل

عمارا. وَهَذَا لَا يعرف إِلَّا بالْحسنِ بن دِينَار هَذَا من هَذَا الطَّرِيق، وَالْحسن مَتْرُوك الحَدِيث، وَأَبُو الغادية اسْمه يسَار.

راقم کہتا ہے اس میں حسن بن دینار متروک ہے

آٹھویں روایت مسند احمد ۔ جلد ہفتم ۔ حدیث 901 حضرت عمروبن عاص رضی اللہ عنہ کی مرویات

حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ وَكُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ عَنْ أَبِي غَادِيَةَ قَالَ قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُخْبِرَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قَاتِلَهُ وَسَالِبَهُ فِي النَّارِ فَقِيلَ لِعَمْرٍو فَإِنَّكَ هُوَ ذَا تُقَاتِلُهُ قَالَ إِنَّمَا قَالَ قَاتِلَهُ وَسَالِبَهُ

ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا سامان چھیننے والا جہنم میں جائے گا، کسی نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھی تو ان سے جنگ ہی کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل اور سامان چھیننے والے کے بارے فرمایا تھا (جنگ کرنے والے کے بارے نہیں فرمایا تھا) ۔

ان   روایات میں کلثوم بن جبر ہے

مسند احمد کی اس روایت پر سير أعلام النبلاء میں الذھبی کہتے ہیں

رَوَى: حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ، عَنْ كُلْثُوْمِ بنِ جَبْرٍ، عَنْ أَبِي غَادِيَةَ، قَالَ:

سَمِعْتُ عَمَّاراً يَشْتُمُ عُثْمَانَ، فَتوَعَّدْتُهُ بِالقَتْلِ، فَرَأَيْتُهُ يَوْمَ صِفِّيْنَ يَحْمِلُ عَلَى النَّاسِ، فَطَعَنْتُهُ، فَقَتَلْتُهُ وَأُخْبِرَ عَمْرُو بنُ العَاصِ، فَقَالَ سَمِعتُ رَسُوْلَ اللهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ِسَلَّمَ- يَقُوْلُ: (قَاتِلُ عَمَّارٍ وَسَالِبُهُ فِي النَّارِ

إِسْنَادُهُ فِيْهِ انْقِطَاعٌ.

اس کی اسناد میں انقطاع ہے

راقم کہتا ہے

ان روایات کی اسناد میں کلثوم بن جبر ہے

میزان الاعتدال کے مطابق قال النسائي: ليس بالقوى ووثقه أحمد وابن معين.

یعنی یہ مختلف فیہ ہے یہ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِي الطُّفَيْلِ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ سے روایت کرتا ہے

یہ لوگ بصرہ میں رہے ہیں لہذا سماع ممکن ہے لیکن ابوغادیہ کا بصرہ منتقل ہونا کسی نے بیان نہیں کیا – اس راوی کلثوم کا شام جانا بھی نظر میں ہے کہ کب ہوا ؟ اس کے بقول ابو غادیہ واسط آئے جو عراق اور شام کے درمیان کا علاقہ ہے جس کو الجزیرہ کہا جاتا تھا اور اس کا یہ شہر واسط تھا یعنی کلثوم کہنا چاہتا ہے کہ وہ شام نہیں گیا نہ ہی ابو غادیہ بصرہ پہنچے بلکہ دونوں کی ملاقات واسط میں ہو گئی - کلثوم المرادی ہے یعنی اسی قبیلہ کا ہے جہاں سے علی رضی الله عنہ کے قاتل نکلے - أَبُو الغَادِيَةِ الصَّحَابِيُّ ہیں جو صلح الحُدَيْبِيَةَ میں موجود تھے اور ایسا ممکن نہیں کہ عمار بن یاسر رضی الله عنہ کو پہچانتے ہی نہ ہوں کیونکہ الحُدَيْبِيَةَ میں صرف ١٤٠٠ اصحاب رسول تھے

ابن حجر ان کو صدوق يخطىء غلطیاں کرتا ہے کہتے ہیں

مسلم نے کتاب القَدَر میں ایک روایت نقل کی ہے

امام مسلم نے کلثوم بن جبر سے صرف ایک روایت نقل کی ہے کہ الله نے رحم پر فرشتہ مقرر کیا ہے جو امام مسلم نے شاہد کے طور پر پیش کی ہے

محدثین کی آراء

ابو بکر الخلال کتاب السنہ میں لکھتے ہیں

أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَيَّةَ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ:
سَمِعْتُ فِي حَلْقَةِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنَ مَعِينٍ وَأَبَا خَيْثَمَةَ وَالْمُعَيْطِيَّ ذَكَرُوا:
«يَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» فَقَالُوا: مَا فِيهِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

محمّد بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ایک حلقہ میں سنا جس میں احمد بن حنبل ، یحیی بن معین ابو خَيْثَمَةَ اور الْمُعَيْطِيَّ تھے اور روایت يَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَة عمار تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا کا

کر ہوا سب نے کہا اس سلسلے میں ایک بھی حدیث صحیح نہیں

اسی کتاب میں یہ بات بھی لکھی ہے[53]

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: رُوِيَ فِي: «تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ حَدِيثًا، لَيْسَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

میں نے محمّد بن عبد اللہ بن ابراہیم سے سنا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہتے تھے میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا

عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا کو ۲۸ حدیثوں سے روایت کیا ایک بھی صحیح نہیں

یہ اقوال صحیح ہیں کیونکہ ان کو رجال کے ماہر ابن جوزی نے بھی اپنی کتب میں بیان کیا ہے لہذا جب یہ ماہرین ان اقوال کو قبول کرتے ہیں تو ہم کیوں نہ

کریں

ابن الجوزی كتاب العلل المتناهية في الأحاديث الواهية میں لکھتے ہیں

وأما قوله عليه السلام لعمار تقتلك الفيئة الباغية وقد أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيّ من حديث أَبِي قَتَادَة وأم سلمة إلا أن أَبَا بَكْر الخلال ذكر أن أَحْمَد بْن حنبل ويحيى بْن معين وأبا خيثمة والمعيطي ذكروا هَذَا الحديث تقتل عمارًا الفيئة الباغية فقال فِيهِ ما فِيهِ حديث صحيح وأن أَحْمَد قال قد روى فِي عمار تقتله الفيئة الباغية ثمانية وعشرون حديثًا ليس فيها حديث صحيح".

اور جہاں تک اس قول کا تعلق ہے کہ عمار کو با غی گروہ قتل کرے گا اس کی تخریج بخاری نے ابی قتادہ اور ام سلمہ کی حدیث سے کی ہے. بے شک ابو بکر الخلال نے ذکر کیا ہے کہ أَحْمَد بْن حنبل ويحيى بْن معين وأبا خيثمة والمعيطي نے اس باغی گروہ والی روایت کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے ایک بھی روایت صحیح نہیں. اور احمد نے ۲۸ روایات سے عمار تقتله الفيئة الباغية کو روایت کیا جن میں ایک بھی صحیح نہیں ہے

کتاب الثقات از العِجْلِيُّ کے مطابق امام عبد الرَّحْمَن بن إِبْرَاهِيم الدِّمَشْقِي دُحَيْم کہتے تھے

قَالَ أَحْمَدُ العِجْلِيُّ: دُحَيْمٌ ثِقَةٌ كَانَ يَخْتلِفُ إِلَى بَغْدَادَ فَذَكَرُوا الفِئَةَ البَاغِيَةَ هُم أَهْلُ الشَّامِ, فَقَالَ: مَنْ قَالَ هَذَا, فَهُوَ بن الفَاعِلَةِ.

العِجْلِيُّ کہتے ہیں دُحَيْمٌ ثقہ ہیں ان کا بغداد میں اختلاف ہوا پس باغی گروہ والی روایت سے لوگوں نے اہل شام مراد لئے اس پر امام دُحَيْم نے کہا جو یہ کہے وہ فاحشہ کی اولاد ہے

محدثین اس روایت کو یا تو رد کرتے ہیں یا تاویل جیسا کہ اوپر پیش کی گئی ہے

ابن جوزی رجال کے معاملے میں متشدد ہیں اور اس بنا پر ان کو معلومات ہوں گی کہ یہ لوگ ثقہ ہیں تبھی اتنے وثوق سے ان اقوال سے دلیل لے رہے ہیں

یہ روایت بعض محدثین مثلا کرابیسی اور امام احمد کے نزدیک صحیح نہیں امام احمد کہتے تھے اس کو چھوڑنے میں بھلائی ہے اور امام دحیم کہتے تھے کہ جو اس میں قاتلین سے مراد اہل شام لے وہ فاحشہ کی اولاد ہے
ابن تیمیہ الفتاوی: میں کہتے ہیں
مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ ج ٣٥ ص ٧٤ پر
وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي فِيهِ {إنَّ عَمَّارًا تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ} فَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ طَعَنَ فِيهِ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ؛
اس حدیث پر اہل علم کا ایک گروہ طعن کرتا ہے
مختصر منہاج السنة از ابن تیمیہ
فيقال: الذي في الصحيح: ((تقتل عمّار الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)) وَطَائِفَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ ضَعَّفُوا هَذَا الْحَدِيثَ، مِنْهُمُ الْحُسَيْنُ الْكَرَابِيسِيُّ وَغَيْرُهُ، وَنُقِلَ ذَلِكَ عَنْ أَحْمَدَ أَيْضًا.
صحیح میں ہے عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا – اور اہل علم کا ایک گروہ اس کی تضعیف کرتا ہے جس میں حسین کرابیسی ہیں اور دیگر ہیں ہے ایسا ہی امام احمد کے حوالے سے نقل کیا جاتا ہے
اسی طرح کہتے ہیں
وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – أَنَّهُ قَالَ لِعَمَّارٍ: " «تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» " فَبَعْضُهُمْ ضَعَّفَهُ، وَبَعْضُهُمْ تَأَوَّلَهُ.
بعض اس کو ضعیف کہتے ہیں بعض تاویل کرتے ہیں

امام کرابیسی امام بخاری کے ہم عصر ہیں یعنی صحیح بخاری کی یہ روایت ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے

اہل سنت کے شیعیت سے متاثر بعض علماء اس روایت سے یہ نکالتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بغاوت کی اور وہ وہی باغی گروہ کے لیڈر تھے جس نے عمار کا قتل کیا لہذا کتاب سبل السلام میں محمد بن إسماعيل بن صلاح بن محمد الحسني، الكحلاني ثم الصنعاني، أبو إبراهيم، عز الدين، المعروف كأسلافه بالأمير (المتوفى: 1182هـ) ابن جوزی کا اس روایت کو رد کرنے پر لکھتے ہیں

وَلَا يَخْفَى أَنَّ ابْنَ الْجَوْزِيِّ نَقَلَ عَنْ أَحْمَدَ عَدَمَ صِحَّتِهِ وَلَيْسَ لَهُ هُوَ قَدْحٌ فِي صِحَّتِهِ حَتَّى يُقَالَ إنَّهُ أَحْقَرُ مِنْ أَنْ يَنْتَهِضَ لِمُعَارَضَةِ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ وَفُرْسَانِهِ وَحُفَّاظِهِ فَالْأَوْلَى فِي الْجَوَابِ عَنْ نَقْلِ ابْنُ الْجَوْزِيِّ مَا قَالَهُ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ أَيْضًا إنَّهُ قَدْ رَوَى يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ الْإِمَامُ الثِّقَةُ الْحَافِظُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ فِيهِ إنَّهُ حَدِيثٌ صَحِيحٌ سَمِعَهُ عَنْهُ يَعْقُوبُ، وَقَدْ سُئِلَ عَنْهُ. ذَكَرَهُ الذَّهَبِيُّ فِي تَرْجَمَةِ عَمَّارٍ فِي النُّبَلَاءِ وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَمَاعَةٍ كَثِيرَةٍ مِنْ الصَّحَابَةِ وَكَانَ يَرَى الضَّرْبَ عَلَى رِوَايَاتِ الضِّعَافِ وَالْمُنْكَرَاتِ. وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى بُطْلَانِ مَا حَكَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَإِلَّا فَغَايَتُهُ أَنَّهُ قَدْ تَعَارَضَ عَنْ أَحْمَدَ الْقَوْلَانِ فَيُطْرَحُ. وَفِي تَصْحِيحِ غَيْرِهِ مَا يُغْنِي عَنْهُ كَمَا لَا يَخْفَى. وَأَمَّا الْحِكَايَةُ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ وَابْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ، فَإِنَّهُ رَوَاهَا الْمُصَنِّفُ بِصِيغَةِ التَّمْرِيضِ وَلَمْ يَنْسُبْهَا إلَى رَاوٍ فَيَتَكَلَّمْ عَلَيْهَا وَالْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ مُعَاوِيَةُ وَمَنْ فِي حِزْبِهِ وَالْفِئَةَ الْمُحِقَّةَ عَلِيٌّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَمَنْ فِي صُحْبَتِهِ

اور یہ مخفی نہیں ہے ابن جوزی نے امام احمد کے حوالے سے اس روایت کی عدم صحت پر نقل کیا ہے اور اس میں کوئی قدح نہیں ہے ... اور اس کا جواب

وہ ہے جو سید محمد نے دیا کہ انہوں نے یعقوب بن شیبہ سے نقل کیا امام احمد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا حدیث صحیح ہے اس کو یعقوب نے سنا ہے اور اس پر سوال کیا اور الذھبی نے سیر الاعلام النبلاء میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں اس کو نقل کیا ہے اور اس کی تائید ہوتی ہے کہ اصحاب رسول کی ایک جماعت اس کو نقل کرتی ہے … اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر جو حکایت کیا ابن جوزی نے اس کے بطلان پر اور اگر نہیں تو اس میں تعارض ہے جو امام احمد سے دو قول اتے ہیں پس اس کو رد کیا جائے گا اور دوسروں کی جانب سے اس کی تصحیح مخفی نہیں ہے اور جہاں تک ابن معین اور ابن ابی خیثمہ کی حکایت ہے تو وہ صغیہ تمریض سے ہے اور اس میں راوی متکلم کی نسبت نہیں ہے اور یہ حدیث دلیل ہے کہ معاویہ اور اس کا حزب باغی گروہ تھا اور حق کا گروہ علی کا تھا اور وہ جو انکی صحبت میں تھا

راقم کہتا ہے کہ یہ بات بے سروپا ہے

سب سے پہلے تو یعقوب بن شیبہ کی تصحیح کی سند پیش کی جائے جو شاید ہی کسی کے پاس ہو

سیر الاعلام النبلاء کے مطابق خود امام احمد اس شخص یعقوب بن شیبہ کے لئے کہتے

مُتَبَدِّعٌ، صَاحِبُ هوَى

بدعتی ہے صاحب گمراہ ہے

الذھبی سیر أعلام النبلاء میں ان کے ترجمہ میں کہتے ہیں کہ ان کی مسند الکبیر کا ایک جز مسند عمار میرے پاس تھا

مَاتَ يَعْقُوْبُ الحَافِظُ: فِي شَهْرِ رَبِيْعِ الأَوَّلِ، سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ ومائَتَيْنِ، وَقَعَ لِي جُزْءٌ

وَاحِدٌ مِنْ مُسنَدِ عَمَّارٍ لَهُ.

پھر روایت پیش کرتے ہیں

قَالَ يَعْقُوْبُ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ (2) : مَا نَسِيْنَا الغبارَ عَلَى شَعْرِ صَدْرِ رَسُوْلِ اللهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهُوَ يَقُوْلُ: (اللَّهُمَّ إِنَّ الخَيْرَ خَيْرُ الآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالمُهَاجِرَةِ) إِذْ جَاءَ عَمَّارٌ فقَالَ: (وَيْحَكَ، أَوْ وَيْلَكَ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ، تقتلُكَ الفِئَةُ البَاغِيَةُ)

مسند احمد میں جگہ جگہ اسی سند پر امام احمد جرح کرتے ہیں[54]

ابن تیمیہ کتاب منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية میں کہتے ہیں کہ یعقوب نے دعوی کیا

سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فِي عَمَّارٍ: " «تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» " فَقَالَ أَحْمَدُ: قَتَلَتْهُ

لہذا جو سند خود امام احمد کے نزدیک صحیح نہ ہو اس کی بنیاد پر کہنا انہوں نے ہی قتل کیا کیسے صحیح ہو سکتا ہے ؟

دوم یعقوب خود امام احمد کے نزدیک بدعتی ہے

شرح صحیح بخاری عمده القاری میں حدیث ۷۰۸۳ کے تحت بحث میں عینی لکھتے ہیں

وَقَالَ الْكرْمَانِي: عَليّ، رَضِي الله تَعَالَى عَنهُ، وَمُعَاوِيَة كِلَاهُمَا كَانَا مجتهدين، غَايَة مَا فِي الْبَاب أَن مُعَاوِيَة كَانَ مخطئاً فِي اجْتِهَاده وَنَحْوه. انْتهى. قلت: كَيفَ يُقَال: كَانَ مُعَاوِيَة مخطئاً فِي اجْتِهَاده، فَمَا كَانَ الدَّلِيل فِي اجْتِهَاده؟ وَقد بلغه الحَدِيث الَّذِي قَالَ وَيْح ابْن سميَّة تقتله الفئة الباغية، وَابْن سميَّة هُوَ عمار بن يَاسر، وَقد قَتله

فِئَة مُعَاوِيَة، أَفلا يرضى مُعَاوِيَة سَوَاء بِسَوَاء حَتَّى يكون لَهُ أجر وَاحِد؟
کرمانی نے کہا علی و معاویہ دونوں مجہتد تھے اس باب میں مقصد ہے کہ معاویہ اپنے اجتہاد میں غلطی پر تھے اور اسی طرح انتھی - میں کہتا ہوں کہ کیسے کہہ دیا کہ معاویہ اجتہاد میں غلطی پر تھے ؟ اس اجتہاد کی دلیل کیا ہے ؟ اور بے شک ان کو حدیث پہنچی ہے کہ ہائے ابن سمیہ کو باغی جماعت قتل کرے گی جو عمار ہیں - کیا معاویہ اس پر راضی نہیں تھے کہ اب یہاں تک کہ ان کے لئے ایک اجر ہوا ؟
راقم کہتا ہے کہ یہ حدیث دور اصحاب رسول میں کسی کو معلوم ہی نہیں تھی اور خود امام بخاری کے دور کے امام احمد اس کو رد کرتے تھے اور صحیح بخاری کے نسخوں تک میں اس کے متن پر اتفاق نہیں تھا – لہذا عینی کا یہ تصور کرنا کہ یہ روایت حدیث رسول ہے سرے سے غلط ہے

عمار اختلاف میں ہمیشہ حق پر تھے ؟

بیہقی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگوں کا اختلاف ہو گا تو عمار حق پر ہونگے اس کی سند ہے
عمَّار الدَّهني عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، إِذَا اخْتَلَفَ النَّاس كَانَ ابْنُ سُمَيَّةَ مَعَ الْحَقِّ
سند میں سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، مدلس ہے جو کبار صحابہ سے تدلیس کرتا ہے
کتاب جامع التحصيل في أحكام المراسيل کے مطابق> سالم بن أبي الجعد الكوفي مشهور كثير الإرسال عن كبار الصحابة كعمر وعلي وعائشة وابن مسعود وغيرهم رضي الله عنهم قال بن المديني لم يلق بن مسعود
ابن المدینی کہتے ہیں سالم کی ابن مسعود سے ملاقات نہیں ہوئی- **یہ روایت**

ادھر لگاتی ہو نعوذ باللہ

[50] بخاری کی اس روایت کی ایک تاویل ہے کہ عمار کو ابن سبا کے باغی گروہ نے قتل کیا ، دونوں جانب مسلمانوں کو لڑا رہا تھا – یہ تاویل اهل سنت کے بعض حلقوں میں مقبول ہے اور بعض کہتے ہیں صحابی رسول نے قتل کیا

[51] قابل غور ہے عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا ایک دور تک صحیح بخاری میں موجود نہیں تھی - حمیدی (المتوفى: 488ھ) نے صحیحین کے متن کو ملا کر اس پر کتاب لکھی ہے جس کا نام الجمع بين الصحيحين البخاري ومسلم ہے - اس میں جو متن لکھا ہے اس میں قتل کا ذکر نہیں ہے

حمیدی کے دور میں صحیح بخاری میں الفاظ تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، موجود نہیں تھے

السَّادِس عشر: عَن عِكْرِمَة من رِوَايَة خَالِد الْحذاء عَنهُ: قَالَ لي ابْن عَبَّاس ولابنه عليٍّ: انْطَلقَا إِلَى أبي سعيد فاسمعا من حَدِيثه. فَانْطَلَقْنَا، فَإِذا هُوَ فِي حائطٍ يصلحه، فَأخذ رِدَاءَهُ فاحتبى، ثمَّ أنشأ يحدثنا حَتَّى أَتَى على ذكر بنَاء الْمَسْجِد فَقَالَ: كُنَّا نحمل لبنةً لبنةً، وعمارٌ لبنتين لبنتين، فَرَآهُ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، فَجعل ينفض التُّرَاب عَنهُ وَيَقُول: " وَيْح عمارٍ، يَدعُوهُم إِلَى الْجنَّة ويدعونه إِلَى النَّار " قَالَ: يَقُول عمار: أعوذ بِاللَّه من الْفِتَن.

حمیدی نے کہا

فِي هَذَا الحَدِيث زِيَادَة مَشْهُورَة لم يذكرهَا البُخَارِيّ أصلا فِي طريقي هَذَا الحَدِيث، ولعلها لم تقع إِلَيْهِ فيهمَا، أَو وَقعت فحذفها لغرضٍ قَصده فِي ذَلِك

اس حدیث میں ایک مشہور زیادت ہے جس کو اصل میں بخاری نے اس طرق پر نہیں لکھا ہے اور ہو سکتا ہے وہ ان تک اس طرق سے نہ پہنچا ہو یا آیا تو انہوں نے حذف کیا

پھر تائید میں لکھا ہے

قَالَ أَبُو مَسْعُود الدِّمَشْقِي من كِتَابه: لم يذكر البُخَارِيّ هَذِه الزِّيَادَة، وَهِي فِي حَدِيث عبد الْعَزِيز بن الْمُخْتَار، وخَالِد بن عبد الله الوَاسِطِيّ، وَيزِيد بن زُرَيْع، ومحبوب بن الْحسن، وَشعْبَة، كلهم عَن خَالِد الْحذاء. وَرَوَاهُ إِسْحَاق بن عبد الْوَهَّاب هَكَذَا. وَأما حَدِيث عبد الْوَهَّاب الَّذِي أخرجه البُخَارِيّ دون هَذِه الزِّيَادَة فَلم يَقع إِلَيْنَا من غير حَدِيث البُخَارِيّ. هَذَا آخر معنى مَا قَالَه أَبُو مَسْعُود.

ابو مسعود دمشقی نے اپنی کتاب میں کہا امام بخاری نے اس زیادت کا ذکر نہیں کیا جس کو عبد الْعَزِيز بن الْمُخْتَار، وخَالِد بن عبد الله الوَاسِطِيّ، وَيزِيد بن زُرَيْع، ومحبوب بن الْحسن، وَشعْبَة، ان سب نے خَالِد الْحذاء سے روایت کیا تھا – بلکہ اس کو عبد الْوَهَّاب کی سند سے تخریج کی اس زیادت کے بغیر

————

راقم نے اس کی سند دیکھی

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى ذِكْرُ بِنَاءِ المَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: «وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الجَنَّةِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ» قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الفِتَنِ
یہ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ کی سند سے ہے

۲۸۱۲

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ المَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الغُبَارَ، وَقَالَ: «وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ
یہاں عبد الوہاب کی سند سے ہے تو اس میں الفاظ تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، موجود ہیں
یہ روایت دو مقام پر صحیح میں ہے ٤٤٧ اور ۲۸۱۲ پر اور دونوں میں الفاظ تَقْتُلُهُ الفِئَةُ البَاغِيَةُ، موجود ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ صحیح بخاری کے نسخوں میں بعد میں ان الفاظ کو واپس ڈالا گیا ہے جو ابن السکن وکریمة کی سند سے تھے

وممن نفى هذه الزيادة المزي في « تحفة الإشراف » (3/427) قال: وليس فيه « تقتل عماراً الفئة الباغية » وأثبتها جمع من أهل العلم فذكر الحافظ ابن حجر في « الفتح » (1/646) أنها وقعت في رواية ابن السكن وكريمة وغيرهما وفي نسخة الصغاني التي ذكر أنه قابلها على نسخة الفربري.

ابن حجر نے کہا
قال الحافظ ابن حجر في « الفتح » (1/646): « ويظهر لي أن البخاري حذفها عمداً وذلك لنكتة خفية، وهي أن أبا سعيد الخدري أعترف أنه لم يسمع هذه الزيادة من النبي، فدل على أنها في هذه الرواية مدرجة، والرواية التي بينت ذلك ليست على شرط البخاري وقد أخرجها البزار من طريق داود بن أبي هند عن أبي نضرة عن أبي سعيد فذكر الحديث في بناء المسجد وحملهم لبنة لبنة وفيه فقال أبو سعيد فحدثني أصحابي ولم أسمعه من رسول الله أنه قال: « يا ابن سمية تقتلك الفئة الباغية » وبن سمية هو عمار وسمية أسم أمه، وهذا الإسناد على شرط مسلم وقد عين أبو سعيد من حدثه بذلك ففي مسلم والنسائي من طريق أبي سلمة عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال حدثني من هو خير مني أبو قتادة فذكره فاقتصر البخاري على دون غيره وهذا دال على دقة فهمه وتبحره في الإطلاع على علل الأحاديث
ظاہر ہے بخاری نے ان الفاظ کو عمدا حذف کیا اور اس میں ایک مخفی نکتہ ہے وہ یہ کہ ابو سعید نے اعتراف کیا کہ

انہوں نے اس حدیث کو نبی علیہ السلام سے نہیں سنا پس یہ دلالت کرتا ہے کہ روایت میں یہ الفاظ مدرج تھے
[52]عکرمہ حصين بْن أبي الحر کے غلام تھے انہوں نے ان کو تحفہ میں ابن عباس کو دیا

الکامل از ابن عدی میں ان پر سخت جرح ہے- اس کو كَانَ يرى رأي الخوارج رأي الصفرية کہا گیا یعنی کہا گیا یہ گھات لگا کر مسلمانوں کو قتل کرنے والے خارجی فرقہ الصفرية سے تھا – اس کو ابن سیرین نے کذاب کہا اور اس کا جنازہ اکثریت نے چھوڑ دیا

أبي الشعثاء (خوارج کے مطابق یہ ان کے امیر ہیں) کہتے عکرمہ عالم ہیں
عَن عَمْرو بن دينار، قَالَ: سَمِعْتُ أبا الشعثاء يَقُولُ هَذَا مولى ابن عباس هَذَا أعلم الناس

وكان جابر بْن زيد يقول، حَدَّثَنا العين يعني عِكرمَة - أبي الشعثاء جابر بْن زيد ان کو العین کہتا- جابر بْن زيد اہل سنت کے مطابق خارجی نہیں لیکن خوارج کے مطابق خارجی ہیں
[53]یہ اقوال حنابلہ کی معتمد علیہ کتب سے لئے گئے ہیں جو ۳۰۰ ہجری کے ہیں – اس دور کے رجال کی مکمل معلومات کتب میں نہیں ہوتی الا یہ کہ یہ لوگ حدیث بیان کریں اور بہت مشہور ہوں- لہذا اس دور میں اس قسم کے بہت سے اقوال میں رجال معلوم نہیں ہیں لیکن یہ قبول کیے جاتے ہیں – اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ رجال کی تمام کتب ہم تک نہیں پہنچیں، بہت سی معدوم ہو گئی ہیں
محمد بن عبداللہ بن ابراہیم حنابلہ کے عالم أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311 هـ) کے شیخ ہیں ان سے روایات کتاب السنة میں تین مقامات پر لی گئی ہیں
محمد بن عبد الله بن إبراهيم کی باپ سے روایت کئی کتابوں میں ہے مثلا
أحكام النساء للإمام أحمد
المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)
الوقوف والترجل من الجامع لمسائل الإمام أحمد بن حنبل
المؤلف: أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخَلَّال البغدادي الحنبلي (المتوفى: 311هـ)
[54]مسند احمد میں ہے
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: مَا نَسِيتُ قَوْلَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُعَاطِيهِمُ اللَّبَنَ، وَقَدْ اغْبَرَّ شَعْرُ صَدْرِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ» قَالَ: فَرَأَى عَمَّارًا، فَقَالَ: «وَيْحَهُ ابْنُ سُمَيَّةَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ» قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ: عَنْ أُمِّهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَمَا إِنَّهَا كَانَتْ تُخَالِطُهَا، تَلِجُ عَلَيْهَا
محمّد ابن سِيرِينَ نے پوچھا کہ حسن نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا جی یا تو یہ اختلاط ہے یا اس میں کچھ اور بات مل گئی ہے
کتاب العلل ومعرفة الرجال از عبدللہ کے مطابق

حَدثنِي أبي قَالَ حَدثنَا مُحَمَّد بن أبي عدي عَن بن عون قَالَ فَذَكرته لمُحَمد فَقَالَ عَن أمه قلت نعم قَالَ أما أَنَّهَا قد كَانَت تخالطها تلج عَلَيْهَا يَعْنِي حَدِيث الْحسن عَن أمه عَن أم سَلمَة فِي عمار تقتله الفئة الباغية
احمد کہتے ہیں میں نے محمّد بن سیرین سے ذکر کیا محمّد ابن سِیرِینَ نے پوچھا کہ حسن نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا جی یا تو یہ اختلاط ہے یا اس میں کچھ اور بات مل گئی ہے
مسند احمد میں امام احمد یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں
قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَ: «عَنْ أُمِّهِ؟ أَمَا إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ تَلِجُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ»
احمد کہتے ہیں میں نے اس کا ابن سیرین سے ذکر کیا انہوں نے کہا (حسن) اپنی ماں سے روایت کیا ؟ بے شک انہوں نے (حسن کی والدہ) نے ام المومنین کی بات گڈمڈ کر دی
[55] عموما اہل سنت خوارج کو ایسے پیش کرتے ہیں کہ جسے کہ وہ مکلمل طور پر معدوم ہو گئے- لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کل خوارج عمان ، الجزائر، یمن، لیبیا، زنجبار تنزانیہ میں آباد ہیں یہ اباضیہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اب ان کو عبادی کہا جاتا ہے لیکن اغلبا یہ لفظ اباضی تھا جو تلفظ میں بدل گیا ہے- عبد الملک بن مروان المتوفی ٨٦ ھ کے دور میں عبد الله بن اباض ان کا ایک لیڈر تھا جس کے نام پر اس فرقے کا نام ابا ضیہ پڑا – اس کے بارے میں تفصیل نہیں ملی لیکن یہ مشہور ہے کہ عبد الله بن ابا ض اصلا ازرقیہ کا حصہ تھا لیکن ان کی متشدد سوچ پر ان سے الگ ہوا
[56] صحیح ابن خزیمہ میں ہے حسن بن علی نے کہا کہ نبی صلی الله علیہ وسلم نے ان کو دعا سکھائی جس کو أَبِي إِسْحَاقَ نے روایت کیا ہے
حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا يَحْيَى -يَعْنِي ابْنَ آدَمَ- نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:
حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْقُنُوتِ.
ثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:
عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ: "اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ".
ابن خزیمہ نے کہا
وَهَذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ فِي قِصَّةِ الدُّعَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوتَ وَلَا الْوِتْرَ..... وَشُعْبَةُ أَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلَ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ. وَأَبُو إِسْحَاقَ لَا يَعْلَمُ أَسَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ بُرَيْدٍ أَوْ دَلَّسَهُ عَنْهُ، اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا يَدَّعِي بَعْضُ عُلَمَائِنَا أَنَّ كُلَّ مَا رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ مَنْ رَوَاه عَنْهُ أَبُوهُ أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ مِمَّا سَمِعَهُ يُونُسُ مَعَ أَبِيهِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ. وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ، أَوْ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ لَمْ يَجُزْ عِنْدِي مُخَالَفَةُ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، [121 – أ] وَلَسْتُ أَعْلَمُهُ ثَابِتًا.
اس حدیث کو شعبہ نے بھی روایت کیا ہے اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ یہ دعا قنوت کے لئے تھی ... اور شعبہ تو یونس جیسوں سے تو بہت بہتر ہیں – اور ابو اسحاق کا معلوم بھی نہیں ہے کہ اس نے اس خبر کو سنا بھی ہے یا نہیں یا